انتقال کرنے والے کی طرف سے زکوۃ وفطرہ ادا کرنا

فتوی نمبر: WAT-671

تاریخ اجراء: 28شعبان المعظم1443ھ/01اپریل2022

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی شخص کے انتقال کے بعد اس کی طرف سے زکوۃ، فطرہ، ادا کرسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی شخص کا انتقال ہوا، اور اس پر زکوۃ وفطرہ کی ادائیگی واجب تھی، مگر اس نے ادا نہیں کیے تو اس کی طرف سے زکوۃ وفطرہ ادا کرنے کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ:

اگر میت نے مال چھوڑا ہو اور زکوۃ وفطرہ ادا کرنے کی وصیت بھی کی ہو تو تہائی مال میں اس کی وصیت پوری کرنا ضروری ہے اگرچہ ورثہ اجازت نہ دیں۔ اگر تہائی مال سے مکمل زکوۃ وفطرہ ادا نہیں ہوتا تو جو عاقل بالغ ورثہ اجازت دیں ان کی اجازت سے صرف انہی کے حصوں سے ادائیگی کی جاسکتی ہے اور جو اجازت نہ دیں یا اجازت دینے کے اہل ہی نہ ہوں یعنی غیر عاقل ہوں یا نابالغ تو ان کے حصوں سے ادائیگی نہیں کی جاسکتی۔

اسی طرح اگر میت نے وصیت ہی نہیں کی تھی تو اب اس کی طرف سے اس کی زکوۃ اور اس کے فطرے کی ادائیگی کرنا لازم نہیں ہے لیکن جو عاقل بالغ ورثہ اجازت دیں ان کی اجازت سے صرف انہی کے حصوں سے ادائیگی کی جاسکتی ہے اور جو اجازت نہ دیں یا اجازت دینے کے اہل ہی نہ ہوں یعنی غیر عاقل ہوں یا نابالغ تو ان کے حصوں سے ادائیگی نہیں کی جاسکتی۔

جوہرہ نیرہ میں ہے:"وإذا مات من عليه زكاة أو فطرة أو كفارة أو نذر أو حج أو صيام أو صلوات ولم يوص بذلک لم تؤخذ من تركته عندنا إلا أن يتبرع ورثته بذلک وهم من أهل التبرع فإن امتنعوا لم يجبروا عليه وإن أوصى بذلک يجوز وينفذ من ثلث ماله" ترجمہ: اور جب کوئی شخص اس حال میں فوت ہو کہ اس کے ذمے زکوۃ، فطرہ، کفارہ، منت، حج، روزوں، یا نمازوں کی ادائیگی باقی ہو اور اس نے مرنے سے پہلے ان کے متعلق وصیت بھی نہ کی ہو تو ہمارے نزدیک اس کے ترکہ میں سے ان کی ادائیگی نہیں کی جائے گی، ہاں اگر ورثاء بطورِ

احسان ادائیگی کریں اور وہ تبرع کے اہل بھی ہوں تو حرج نہیں اور اگر نہ کریں توان پر کوئی جبر نہیں، اور اگر فوت ہونے والے نے ان کے متعلق ادائیگی کی وصیت کی تھی تو درست ہے اور اس کے ترکہ میں سے تہائی مال میں اس کی وصیت نافذ ہوگی۔(جوہرہ نیرہ، کتاب الزکاۃ، باب صدقہ فطر، ج1، ص135، المطبعة الخيرية)

بہار شریعت میں ہے "جس شخص پر زکاۃ واجب ہے اگر وہ مر گیا تو ساقط ہوگئی یعنی اس کے مال سے زکاۃ دینا ضرور نہیں، ہاں اگر وصیّت کر گیا تو تہائی مال تک وصیّت نافذ ہے اور اگر عاقل بالغ ورثہ اجازت دے دیں تو کُل مال سے زکاۃ ادا کی جائے۔"(بہار شریعت، ج01، حصہ05، ص892، مکتبۃ المدینہ)

بہار شریعت میں ہے "صدقہ فطر شخص پر واجب ہے مال پر نہیں، لہٰذا مر گیا تو اس کے مال سے ادا نہیں کیا جائے گا۔ہاں اگر ورثہ بطورِ احسان اپنی طرف سے ادا کریں تو ہو سکتا ہے کچھ اُن پر جبر نہیں اور اگر وصیّت کر گیا ہے تو تہائی مال سے ضرور ادا کیا جائے گا اگرچہ ورثہ اجازت نہ دیں۔"(بہار شریعت، ج01، حصہ05، ص935، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی عطاری